(73) عجز: قیادت کی قدرِ اعلیٰ

احساس ذمہ داری افراد میں عجز پیدا کر دیتا ہے جس سے ذمہ داری کی ادائیگی آسان ہو جاتی ہے۔ عجز کے نتیجے میں احترامِ آدمیت اور احساسِ بندگی کو نشوونما ملتی ہے۔ اس کے مقابلے میں اگر منصب اور اختیار و اقتدار کا نشہ طاری ہو جائے تو کبر اور پندار کا ظہور ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں قیادت اور افراد کے درمیان رخنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس تناؤ اور گھٹن میں دونوں کا ساتھ چلنا مشکل ہوتا ہے۔

عجز کا مطلب خود شکستگی، غفلت، بے نیازی، پستی، یا اپنی تذلیل پر راضی ہو جانا نہیں۔ مصنوعی عجز بھی غرور کی ایک قسم ہے۔ عجز اگر فطری ہو تو یہ قیادت کی قدرِ اعلیٰ کے مصداق ہے۔ اس سے اجتماعیت کی اخلاقی قوت مستحکم ہوتی ہے اور کئی محاسن جنم لیتے ہیں۔

قیادت میں عجز کا مفہوم یہ ہے کہ قیادت اپنا تعلق زمین سے، زمینی حقائق سے، افرادِ کار سے اور زمینی معاملات سے قائم رکھے۔ اپنے ہر فیصلے کی پرواز کی ابتدا، انتہا اور اس کا مدار زمین ہی کو سمجھے۔

قیادت کا عجز اجتماعیت میں نکھار پیدا کر دیتا ہے۔ اس کے چند مظاہر یہ ہیں:

۱- ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر کام کی کوشش کرتا ہے اور ستایش یا صلے کی تمنا کے بغیر کام کو آگے بڑھاتا ہے، خود کو پیچھے رکھتا ہے۔

۲- قائد اپنی صلاحیت، خوبی اور خامی کا صحیح اِدراک رکھتا ہے۔ دوسروں کو اپنی جگہ اہمیّت دیتا ہے۔ وہ کام لیتا ہے اور کام کرتا ہے۔

۳- وہ پہلے سنتا ہے، اس کی گفتگو خاموشی اور سکوت کے وقفوں کے ساتھ ہوتی ہے۔

۴- وہ اپنی غلطی کے اعتراف میں پہل کرتا ہے، دوسرے پر الزام نہیں ڈالتا۔ اپنے ماتحت کی غلطی کی ذمہ داری خوشی سے لیتا ہے۔

۵- جذبات پر قابو رکھتا ہے۔ غصّے سے گریز کرتا ہے۔ سخت زبان سے پرہیز کرتا ہے۔ خوشی اور دُکھ کی صورت میں صبر کا مظاہرہ کرتا ہے۔ الجھاؤ اور بحث سے دُور رہتا ہے۔

۶- عجز میں دورنگی دُور ہو جاتی ہے۔ عاجز جو کہتا ہے وہ کر دیتا ہے۔ عاجز اپنے شفاف پن میں عزت تلاش کرتا ہے۔

۷- اپنے مفاد، اپنی اَنا، اپنی راے پر اعتماد رکھتے ہوئے دوسروں کی راے، ان کی عزت اور ان کے فائدے کو ملحوظ رکھتا ہے۔

۸- عاجز کسی بھی کامیابی کا سہرا دوسرے شریکِ کار کے حصّے میں ڈالتا ہے۔ خود کو پیچھے رکھتا ہے۔

۹- عاجز مدد دیتا ہے، مدد کرواتا ہے۔ اس طرح اس کو خود بخود مدد ملتی ہے۔

۱۰- عاجز دوسروں کے حصّے کا کام خود کرتا ہے۔ اپنا کام کسی اور کے لیے نہیں چھوڑتا ہے۔